مکالمہ

باہمی مفاہمت اور عمل کی جانب پیش رفت

(رومن کیتھولک پس منظر میں مکالمے کے موضوع پر انٹر نیشنل فائیڈز سروس میں چھپنے والا تبصرہ، مرتب شدہ صورت میں یہاں پیش کیا جارہا ہے۔)

عیسائیت اور اسلام کے مذہبی ورثے میں ایک بے حد اہم پہلو وہ مشترک مشن ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ افراد اور معاشرے کی بہبود کے لیے مذہب سے روزمرہ کی زندگی میں کام لیا جائے۔ یہ مشترکہ ورثہ مذہبی اور انسانی دونوں اقدار پر مشتمل ہے اور ان اقدار کو مناسب اختلافات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایک نقطے پر مرتکز ہوجانا چاہیے تاکہ ایک خدا (جو حی و قیوم ہے، رحیم اور قادر مطلق ہے۔ زمین و آسمان کا خالق اور انسانوں سے خطاب کرنے والا ہے) کی پہچان پر مبنی انفرادی اور اجتماعی مذہبی زندگی میں روح پھونکی جاسکے۔

اسی فرمان میں مسلمانوں کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ "وہ اخلاقی زندگی کو اہمیت دیتے ہیں اور خدا کی عبادت کرتے ہیں، خاص طور پر نماز، زکوٰۃ اور روزے کے ذریعے۔"

مزید برآں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد عمل کے لیے ایک مشترکہ بنیاد موجود ہے، جس کا تعلق انسانی وقار سے وابستہ بنیادی انسانی حقوق سے ہے۔ مثلاً زندگی کا حق، طبی دیکھ بھال، تعلیم، سماجی اور اقتصادی زندگی میں برابر کے مواقع، نسل، مذہب، جنس، ذات پات یا قومیت کی بنا پر کسی امتیاز کے بغیر انسان ہونے کے ناطے ہر فرد کے لیے مکمل احترام، اور ہر ایک کو اپنے عقیدے پر عمل کرنے اور اس کے پرچار کا حق، جس میں عبادت، مذہبی تعلیم اور سماجی سرگرمیوں کی آزادی وغیرہ شامل ہے۔

ان دنوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان مکالمہ جاری ہے جسے دونوں قوموں کے درمیان روز افزوں ہونے والے اجتماعات میں دیکھا جاسکتا ہے ان اجتماعات میں باہمی دلچسپی کے موضوعات پر مذاکرات ہوتے ہیں۔ ہر اس مذہب میں جو انسان کی فطرت، اس کی اصل، صلاحیت اور قسمت کے بارے میں سچائی کا حقیقی متلاشی ہے، بین المذاہبی مکالمے کی ضرورت کا احساس بڑھتا جارہا ہے۔

شمالی افریقہ کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ایک اجلاس اکتوبر 1988ء میں

اسیسی کے مقام پر منعقد ہوا جس میں "اختلافات کی موجودگی میں بقائے باہمی" کے موضوع پر طنجہ (مراکش) کے آرک بشپ پیٹرو نے خطاب کیا۔ دوسری ویٹیکن کونسل کے بعد مسلم ۔ عیسائی مکالمے میں ارتقاء کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام اور عیسائیت کے مختلف پہلوؤں کو ایک مرکز پر لانے کی ابتدائی سرگرمی جلد ہی سرد مہری کا شکار ہوگئی اور اس سے وابستہ خوش فہمیاں دم توڑ گئیں۔ اس کی وجہ ان ذومذاہب میں پائے جانے والے اختلافات تھے۔ جبکہ یہ مکالمہ اب ایک نئے اعتماد سے ہم کنار ہو رہا ہے۔ یکساں اور اختلافی پہلوؤں کا زیادہ حقیقت پسندانہ طریقے سے جائزہ لیا جا رہا ہے اور اس یقین کے ساتھ کہ بین المذاہبی مکالمہ ایک مشترکہ ذمہ داری ہے، یہ خدا کی منشا ہے اور یہ ایک زیادہ منصفانہ، زیادہ انسانیت نواز اور ایک زیادہ برادرانہ دنیا کے قیام کی تمہید ہے۔ انہوں نے کہا کہ شمالی افریقہ کے ملکوں میں چرچ مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو رہنے اور انسانیت کی خدمت کے لیے ان کے ساتھ پہلے سے کہیں زیادہ تعاون کی کوشش کر رہا ہے اور وہ اسے اپنے مشن کا ایک نہایت اہم حصّہ تصوّر کرتا ہے۔

بین المذاہبی مکالمے کی پاپائی کونسل اپنے مشن کے سلسلے میں عالمی سطح پر بڑی سرگرمی سے مصروف عمل ہے۔ پاپائی کونسل کے مقاصد کا اظہار کونسل کے صدر کارڈ آرنزے نے ایف اے بی سی کے مشترکہ مشاورتی اجلاس (تھائی لینڈ ۔ ستمبر 1988ء) میں کیا۔ ان مقاصد میں دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ مکالمے کی ترویج، عیسائیوں اور دیگر اہل ایمان کے درمیان افہام و تفہیم اور احترام باہمی میں اضافے کے لیے ان کے اجتماعات کا اہتمام تاکہ انسانی وقار اور انسانیت کی روحانی و اخلاقی فلاح کے لیے ان میں باہم تعاون پیدا ہو۔ نیز ان افرد کی تیاری جو ایسے مکالمے میں حصہ لیں گے۔ اسی طرح وہ پیغام بھی پیش نظر رہنا چاہیے جو پاپائی کونسل کی جانب سے رمضان کے موقع پر دعاؤں کی صورت میں مسلمانوں کو روانہ کیا جاتا ہے۔

حالیہ اہم اجلاسوں کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ انڈیا (بشمول پاکستان و بنگلہ دیش وغیرہ) میں "جدید دنیا میں روحانیت" کے موضوع پر اسیسی (شمالی افریقہ، جس کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے) میں "گھری مذہبی اخوت تک رسائی" (اسکول کی نصابی کتابوں میں دونوں مذہبوں کی سچی تصویر پیش کرنے کا اہتمام، ذرائع ابلاغ میں معروضی اطلاعات کی طرف توجّہ وغیرہ) کے موضوع پر بحث و مذاکرہ ہوا۔ اسی طرح ترکی میں "مذہبی تعلیم"، مالٹا میں "رواداری" اور عمان میں "بچوں کے حقوق اور تعلیم" کے موضوعات پر اجلاس منعقد ہوئے۔ 1991ء کے دوران میں "عیسائی مسلم تعاون برائے ترقیٔ اقوام" کے موضوع پر ایک اجلاس مغربی افریقہ میں منعقد کرنے کا پروگرام

ہے۔ امید کامل ہے کہ تعمیری مکالے کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ یورپ اور شمالی امریکہ میں مسلم اقلیتیں اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے ریاستی اسکولوں کے مقابلے میں عیسائی اسکولوں کو ترجیح دیتی ہیں۔ اس کے بدلے میں ان عیسائی اقلیتوں کے احترام میں یقیناً مدد ملے گی جو مسلم اکثریت والے علاقوں میں آباد ہیں۔

مسلمانوں کے لیے مشن

مسیح کی خاطر کُردوں تک رسائی

1982ء میں چند عیسائی مشنوں نے کُردوں میں تبدیلیٔ مذہب کی مہم چلانے کے لیے جو حکمت عملی وضع کی، اس کے چیدہ چیدہ پہلوؤں کی تفصیل ذیل میں دی جارہی ہے۔

1- مسلمانوں میں تبلیغ کے لیے ایسے مردوں اور عورتوں کی تربیت جو کُردوں کی کسی بولی اور ترکی، فارسی یا عربی میں مہارت رکھتے ہوں۔ عراق اور جرمنی دونوں مقامات پر کُرد زبان سیکھنا ممکن ہے۔ خدا کے منشا کو پورا کرنے کے لیے ہمیں ایک تربیت یافتہ اور مستعد جماعت کی ضرورت ہے۔

2- بیروت اور لبنان کے دوسرے حصوں میں دو لاکھ سینتیس ہزار کُرد نہایت خستہ حالت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ اپنی گزر اوقات کے لیے گھٹیا قسم کے کام کرتے ہیں۔ ان تک پہنچنے کے لیے رضاکار جماعتوں کی تیاری۔

3- خلیجی ریاستوں میں سی ایس او مشنریوں کو یہ کام سونپا گیا کہ وہ کویت میں ڈیڑھ لاکھ کُردوں کو اور اسی علاقے کی تیل پیدا کرنے والی دوسری ریاستوں میں ان سے کہیں زیادہ کُردوں کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔

4- ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور مغربی یورپ میں ایسی عیسائی ٹیموں کی تشکیل جو ترک مہمان مزدوروں میں شہادت کا فریضہ انجام دے سکیں۔ یہ لوگ دراصل کُرد ہیں مگر ان میں سے اکثر خوف کی وجہ سے اپنی زبان بولنے سے احتراز کرتے ہیں۔ اگر ان تک نہایت پیار سے ان کی اپنی زبان کے ذریعے پہنچنے کی کوشش کی جائے تو وہ مقدس تعلیمات کی طرف رجوع کے لیے آمادہ ہوسکتے ہیں۔